واعظ الجمعہ
اسلام اور یورپ میں نظریۂ ذاتیات
پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی
مدیر
مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی
مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی
دار اهل السنة
لتحقيق الكتب والطباعة والنشر
www.facebook.com/darahlesunnat

اسلام اور یورپ میں نظریۂ ذاتیات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

دینِ اسلام کا نظریۂ ذاتیات (Privacy Ideology)

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام کا نظریۂ ذاتیات یعنی ایک فرد کی نجی زندگی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کو، کسی کی پرسنل لائف (Personal Life) میں مداخلت کرنے، ٹوہ میں میں رہنے، یا تجسس میں مبتلا ہو کر، اس پر نظر رکھنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ

بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ﴾[1] "اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو! یقیناً کوئی گمان گناہ بھی ہوتے ہیں، اور عیب مت ڈھونڈو! اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو! کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا، کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا، اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے!"۔

کسی شخص کے پوشیدہ اُمور سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے، ہر وقت اُس کی ٹوہ میں لگے رہنا، معاشرے میں خرابی اور بگاڑ کا سبب بنتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے کسی کی نجی زندگی میں مداخلت سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ»[2] "اگر تم لوگوں کے پوشیدہ اُمور کی ٹوہ میں رہو گے، تو ان کے معاملات خراب کردوگے"۔

ایک اَور روایت میں ہے، کہ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ! لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللهُ

---

(١) پ٢٦، الحجرات: ١٢.

(٢) "سنن أبي داود" باب في النهي عن التجسّس، ر: ٤٨٨٨، صـ٦٨٩.

عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ»[1] "اے وہ لوگو، جو زبان سے ایمان لائے، مگر اُن کے دلوں میں ابھی ایمان داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کے پوشیدہ حالات کی کھوج نہ لگایا کرو!؛ کیونکہ جو مسلمانوں کے راز کے درپے ہوگا، اللہ تعالی اُس کے راز کے درپے ہوجاتا ہے، اور اللہ تعالی جس کے درپے ہوجائے، اُسے اُس کے گھر کے اندر بھی رسوا کردیتا ہے"۔

ذاتی بُغض ورنجش یا کسی اَور پرخاش کے سبب، کسی سے بدلہ لینے، یا اُسے بدنام کرنے کی غرض سے، اُس کے نجی معاملات کی کھوج میں رہنا، انتہائی غیر اخلاقی وغیرِ شرعی ہے، اور حدیثِ پاک میں اس سے منع فرمایا گیا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا إِخْوَاناً»[2] "تجسّس نہ کرو! خبریں معلوم نہ کرو!، ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو! اور سب بھائی بھائی بن جاؤ!"۔

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام میں پرائیویسی (Privacy) کی کس قدر اہمیت ہے، اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ ایک بار ایک خاتون نے، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی، کہ میں بَسا اوقات اپنے گھر

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في الغيبة، ر: ٤٨٨٠، صـ٦٨٨.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب النكاح، ر: ٥١٤٣، صـ٩٢٠.

میں اَیسی حالت میں ہوتی ہوں کہ مجھے پسند نہیں کہ کوئی (غیر مرد) مجھے اُس حالت میں دیکھے، جبکہ بعض لوگ بنا اِجازت اندر چلے آتے ہیں[1]، اس پر اللہ رب العالمین نے یہ حکم نازل فرمایا: ﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾[2] "اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اَور گھروں میں نہ جاؤ، جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو!، یہ تمہارے لیے بہتر ہے؛ کہ تم دھیان دو! پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان گھروں میں نہ جاؤ! اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس جاؤ! تو لوٹ جاؤ! یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے، اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے"۔

اسی طرح بلا اجازت دوسروں کے خط، یا موبائل فون سے میسج پڑھنا، یا چوری چھپے اُن کی باتیں سننا بھی انتہائی معیوب عمل ہے، دینِ اسلام اس کی سختی سے ممانعت فرماتا ہے، حدیثِ پاک میں ایسے شخص کے بارے میں نبئ کریم ﷺ نے سخت وعید سناتے ہوئے ارشاد فرمایا: «مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ

---

(۱) "تفسیر نور العرفان" ص۵۶۳۔

(۲) پ۱۸، النور: ۲۷، ۲۸.

كَارِهُونَ، أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ القِيَامَةِ»[1] "جو شخص لوگوں کی باتیں سنتا ہے، حالانکہ وہ اسے سنانا نہیں چاہتے، بلکہ وہ اس سے دور بھاگتے ہیں، تو قیامت کے دن اس کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا"۔

حضراتِ محترم! بلا اجازت دوسروں کے گھروں میں جھانکنا بھی، اسلام کے نظریۂ ذاتیات (یعنی پرائیویسی پالیسی) کے خلاف ہے، اور اس بات کی خلاف ورزی کے مرتکب ہونے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: «لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ»[2] "اگر کوئی بلا اجازت تمہارے گھر میں جھانکے، اور تم کنکر پھینک کر اُسے مارو جس سے اس کی آنکھ پُھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں"۔

"صحیح مسلم" کی روایت میں ہے: «مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَئُوا عَيْنَهُ»[3] "جو کسی کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکے، تو اس (گھر والوں) کے لیے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں"۔

---

(١) "صحيح البخاري" باب من كذب في حُلمه، ر: ٧٠٤٢، صـ١٢١٤.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الديات، ر: ٦٨٨٨، صـ١١٨٦.

(٣) "صحيح مسلم" باب تحريم النظر في بيت غيره، ر: ٥٦٤٢، صـ٩٦١.

اسی طرح ایک اَور روایت میں ہے کہ «مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَفَقَئُوا عَيْنَهُ، فَلَا دِيَةَ لَهُ، وَلَا قِصَاصَ»[1] "جو بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے، اس پر اگر وہ لوگ اس کی آنکھ پھوڑ دیں، تو نہ اس کی دیت ہے، نہ ہی کوئی قصاص"۔

حضراتِ مَن! دوسروں کے گھروں میں بلا اجازت جانا تو بہت دور کی بات ہے، دینِ اسلام تو یہاں تک تاکید فرماتا ہے، کہ کوئی شخص خود اپنے گھر میں بھی اچانک داخل نہ ہو، اور اندر آنے سے قبل کسی نہ کسی طرح، مثلاً کھنکار کر، یا کوئی آواز پیدا کرکے، اپنے اہلِ خانہ کو خبردار کرے؛ تاکہ اس کی ماں، بہن یا جوان بیٹی وغیرہ، الغرض جو کوئی عورت گھر میں ہو، اپنے کپڑے اور دوپٹہ وغیرہ درست کر سکے۔

علاوہ ازیں ذکر کردہ جن آیات واحادیث میں، تجسس یا ٹوہ لگانے کی ممانعت ہے، وہاں مسلمانوں کی عیب جوئی کے لیے تجسس یا ٹوہ لگانا مراد ہے۔ لہٰذا ملکی انتظامات کو بہتر بنانے، اور اُسے دشمنوں کی میلی نظر سے بچانے کے سلسلہ میں، خفیہ ایجنسیز کے جاسوسی سے متعلق اقدامات اور نیٹ ورکس (Net Works) شرعی طور پر اس سے مستثنیٰ ہیں۔

---

(١) "سنن النسائي" كتاب القسامة، ر: ٤٨٦٤، صـ٦٧٠.

یورپ کا نظریۂ ذاتیات (Privacy Ideology)

برادرانِ اسلام! دینِ اسلام کے مقابلے میں، اگر نام نہاد جدید تہذیب کی حامل، مہذّب مغربی دنیا کے رہن سہن، اور ملکی قوانین کا جائزہ لیا جائے، تو واضح طور پر نظر آتا ہے، ایک عام یورپی شہری کی نجی زندگی اور معاملات ہرگز محفوظ نہیں، اکثریت تو شاید اس بات سے بھی ناواقف ہو، کہ حقیقی پرائیویسی (Privacy) کہتے کسے ہیں؟ اور اس کے کیا تقاضے ہیں؟ یہی وجہ ہے کہ یورپ کے بیشتر ممالک ترقی یافتہ ہونے کے باوجود، پرائیویسی کے اعتبار سے اَخلاقی طور پر انتہائی پستی کا شکار ہیں، بحیثیتِ قوم یورپ میں نظریۂ ذاتیات (پرائیویسی پالیسی) (Privacy Ideology) کا فقدان اس قدر زیادہ ہے، کہ لوگوں کے گھروں میں تانکا جھانکی کرنا، اُن کی ڈاک (یعنی خطوط اور پرائیویٹ میسجز وغیرہ) بلا اجازت پڑھنا، ان کی کاپی کروا کر اپنے پاس رکھ لینا عام سی بات ہے، اسی طرح لوگوں کے گھروں میں بلا اجازت گھسنا، اور وہاں وائس ڈیوائسز (Voice Devices) لگا کر چوری چھپے اُن کی باتیں سننا، اور فون کالز ٹیپ کرنا بھی، اہلِ مغرب کا ایک عام طریقہ ہے۔

بلکہ آپ خود ہی سوچیں، کہ جس یورپ میں عورتیں نیم برہنہ حالت میں سرِ عام گھومتی ہوں، مرد وعورت پبلک پارکس (Public Parks) میں کھلے عام بوس وکنار کرتے ہوں، دن دیہاڑے کسی گاڑی یا درخت کی آڑ میں بے حیائی کا کام ہوتا ہو، بیوی یا نوجوان بیٹی کا اپنے بوائے فرینڈ کو گھر بلا کر، اپنے شوہر یا باپ کے سامنے ہم

آغوش ہونا بھی معیوب نہ سمجھا جاتا ہو، اس یورپ کا نظریۂ ذاتیات (Privacy Ideology)کیا اور کیسا ہوگا؟

اپنی تمام تر قباحتوں اور فحاشی کے باوجود، بفرضِ محال اگر یورپ نظریۂ ذاتیات، یا حقِ رازداری کو تسلیم کر بھی لیا جائے، تب بھی یورپی اعداد و شمار کے مطابق نجی زندگی میں مداخلت سے متعلق صورتحال بہت سنگین ہے، سپر پاور کے زعم میں مبتلا، مغرب کے سب سے بڑے نام نہاد جمہوری مُلک امریکہ ہی کو لے لیجیے، امریکی آئین میں کُل چھ٦ دفعات ہیں، جن میں اب تک چھبیس٢٦ ترامیم ہو چکی ہیں، جن میں سے چار٤ ترامیم صرف پرائیویسی پالیسی، یعنی حقِ راز داری سے متعلق ہوئیں، لیکن اس کے باوجود عملی طور پر، پورے امریکہ میں ان کا نفاذ کہیں نہیں ہے، اور یہ ترامیم ابھی محض زینتِ اوراق ہی ہیں[١]۔

نجی زندگی میں مداخلت کے اسباب

عزیزانِ محترم! کسی کی نجی زندگی میں مداخلت سے ممانعت کی بنیادی وجہ، عزت وآبرو کی حرمت قائم کرنا، اور نجی معاملات کی راز داری برقرار رکھنا ہے؛ تاکہ معاشرے کو منفی طرزِ عمل سے پاک کرکے، باہمی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دیا جا سکے۔ لیکن اس کے باوجود بعض لوگ کسی کی پرائیویسی پر اثرانداز ہونے سے باز نہیں آتے، اس کے مختلف اسباب ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے، کہ بعض لوگ

---

(١) حقوقِ رازداری: https://rafeeqemanzil.com/?p=3229

عادت سے مجبور ہو کر ایسا کرتے ہیں، انہیں دوسروں کے نجی اُمور سے آگاہی، اور برائیوں کا کھوج لگانے میں مزا آتا ہے۔ عام طور پر اس عادتِ بد میں وہ لوگ زیادہ ملوث پائے جاتے ہیں، جو کام کاج سے فارغ ہوتے ہیں، لہٰذا ٹائم پاس کے طور پر وہ خود کو اس طرح کے غیر اخلاقی مشاغل میں مصروف کر لیتے ہیں۔

اسی طرح بعض لوگ بدگمانی، احساسِ کمتری، ذاتی انتقام یا نفرت و عداوت کے سبب بھی، فریقِ مخالف کے نجی معاملات اور راز جاننے کی کوشش کرتے ہیں؛ تاکہ اُسے دوسروں کے سامنے شرمندہ اور کمزور ثابت کر کے، اپنی اَنا کو تسکین پہنچا سکیں، اور انتقام کی آگ ٹھنڈی کر سکیں۔

کسی کے نجی معاملات میں تجسّس اور اسکی ٹوہ میں رہنے کے نقصانات

میرے عزیز دوستو! کسی کے نجی معاملات میں مداخلت، تجسس اور ٹوہ میں رہنے کی عادت ایک ایسی نفسیاتی بیماری ہے، جو انسان کے دل و دماغ میں غم و غصہ، نفرت و عداوت، بغض و عناد اور حسد و بے چینی کے بیج بو دیتی ہے، یہ برائی رفتہ رفتہ اس قدر بڑھ جاتی ہے، کہ گناہوں کی دلدل میں اترنے کے ساتھ ساتھ، جسمانی طور پر بھی بندہ بیمار ہو جاتا ہے، طرح طرح کے پراگندہ خیالات سے ذہن منتشر رہتا ہے، اور نتیجتًا انسان بلڈ پریشر، ڈپریشن اور احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتا ہے۔

لہٰذا جہاں تک ممکن ہو، دوسروں کے بارے میں حسنِ ظن رکھیں، بدگمانی اور منفی سوچ سے مغلوب ہو کر، کسی کے نجی معاملات کی ٹوہ میں پڑنے کی کوشش ہرگز

نہ کریں، اللہ نہ کرے اگر آپ پر کسی کا عیب ظاہر ہو بھی جائے، تب بھی اُسے اپنے سینے کے اندر ہی دفن کردیں، کسی سے بھی ہرگز شیئر نہ کریں۔

حدیث شریف میں حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَة»[1] "جس نے (دُنیا میں) کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالی بروزِ قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِم، سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِم، كَشَفَ اللهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ بِهَا فِيْ بَيْتِه»[2] "جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، اور جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب ظاہر کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کا عیب ظاہر کردے گا، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں بھی رُسوائی سے محفوظ نہیں رہ پائے گا"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب المظالم، ر: ٢٤٤٢، صـ٣٩٤.

(٢) "سنن ابْن ماجه" كتابُ الحُدُوْد، ر: ٢٥٤٦، صـ٤٣٢.

ہاں البتہ اگر کسی کے عیب کی نوعیت ایسی ہو، کہ دوسرے مسلمانوں کو اس سے جانی ومالی یا دینی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، تو اس کی تشہیر میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

حقِ رازداری (Privacy Right) اور اُس کے تقاضے

برادرانِ اسلام! حقِ رازداری (یا پرائیویسی کا حق) سے مراد اپنے جسم، گھر، جائیداد، خیالات، احساسات، پوشیدہ راز اور شناخت سے متعلق، اپنے گرد حفاظتی حصار قائم کرنے کا حق ہے، دینِ اسلام کی طرف سے ساڑھے چودہ سو ۱۴۵۰ سال سے ہر مسلمان کو پیدائشی طور پر یہ حق اور اختیار حاصل ہے. کہ وہ اَحکامِ شریعت کے مطابق اس حق کو کب، کہاں اور کیسے استعمال کرتا ہے؟

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! دینِ اسلام کی انفرادی وامتیازی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے، کہ یہ دین لوگوں کے حقوق صرف بیان نہیں کرتا، بلکہ اس کے عملاً نفاذ کے لیے اپنے ماننے والوں کو اس حق کا لحاظ رکھنے، اور پاسداری کرنے کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نجی زندگی میں مداخلت سے متعلق، حقِ راز داری کے تقاضے بیان کرتے ہوئے، دینِ اسلام نے ہر مسلمان کو یہ حکم دیا، کہ جب بھی کوئی کسی کے ہاں جائے، تو گھر وغیرہ میں داخل ہونے سے پہلے اس سے اجازت طلب کرے، اور اگر اجازت نہ ملے، تو بغیر ناراض ہوئے واپس لَوٹ جائے۔

غیر تو غیر، بعض اوقاتِ مخصوصہ میں، بچوں اور خادموں پر بھی پرائیویسی کا لحاظ رکھتے ہوئے، اجازت لینا لازم قرار دیتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ﴾[1] "اے ایمان والو! تمہارے غلام وخادم اور تمہارے وہ بچے جو ابھی جوانی کو نہ پہنچے، تین اَوقات: (۱) نمازِ صبح سے پہلے، (۲) دوپہر کو جب تم اپنے کپڑے اُتارے رہتے ہو، (۳) اور نمازِ عشاء کے بعد، تم سے اِجازت لے کر تمہارے پاس آئیں، یہ تین ۳اَوقات تمہارے پردے کے ہیں"۔

اس فرمانِ الٰہی عزّوجلّ سے معلوم ہوا کہ نمازِ فجر سے پہلے، دوپہر قَیلولہ کے وقت جب مَرد حضرات آرام کی غرض سے اپنی قمیص اُتار دیتے ہیں، اور خواتین دوپٹے وپردے کا زیادہ اہتمام نہیں کرتیں، اور رات بعد نمازِ عشاء جب سونے کی تیاری کی جاتی ہے، یہ تین ۳ اَوقات سونے اور آرام وسکون کے ہیں، لہٰذا ان اَوقات میں بغیر اجازت اپنے گھر کے اندر بھی، دوسروں کے کمروں میں داخل ہونا ممنوع ہے، چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مَرد ہو یا عَورت، سبھی پر لازم ہے کہ اس حکم پر عمل کریں، اور پرائیویسی (Privacy) سے متعلق تمام اُمور، مثلاً بغیر اجازت کسی کے گھر یا کمرے میں داخل ہونے، ڈائری یا خط یا میسج پڑھنے، چوری چھپے اُن کی باتیں سننے، آڈیو رکاڈنگ کرنے یا ویڈیو بنانے میں اُن کے حق کی رعایت کریں، اور ایسا کرنے سے باز رہیں!!۔

---

(۱) پ۱۸، النور: ۵۸.

پرائیویسی کا لحاظ رکھنے کے فوائد و ثمرات

حضراتِ ذی وقار! اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری نبی و رسول ﷺ کی خوشنودی و رِضا، اور انسان کی دنیا وآخرت دونوں کی بہتری ہے، دینِ اسلام نے ہر وہ کام جو فتنہ وفساد، بگاڑ و بدامنی اور گناہ و بربادی کی طرف لے جاتا ہو، اُس کے تمام اَسباب و محرّکات سے منع فرمایا ہے، زندگی گزارنے کے اصول وضوابط مقرّر فرمائے، جن پر عمل کسی مصلحت سے خالی نہیں۔ رب تعالیٰ کے تمام اَحکام علم و حکمت پر مبنی ہیں، چاہے ہماری سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں۔

اِنہی آداب واَحکام میں سے ایک ادب، اپنے مسلمان بھائی کی نجی زندگی کا لحاظ رکھنا بھی ہے، کہ یہ طریقہ ثواب اور اُخروی انعام واکرام کا باعث، اور اسکے ساتھ ساتھ دیگر دنیاوی فوائد بھی حامل ہے، پرائیویسی کے پیشِ نظر، اجازت لے کر داخل ہونے سے گھروں کو عزّت نصیب ہوتی ہے، اور خود ہماری عزت و وقار میں بھی اضافہ ہوتا ہے، اہلِ خانہ پردے، اور لباس وغیرہ کو درست کرلیتے ہیں، علاوہ ازیں کسی کی پرسنل لائف میں، کسی بھی نوعیت کی مداخلت سے قبل اجازت لینا، شکوک وشُبہات کو ختم کرنے کا بھی مؤثر ذریعہ ہے، اللہ رب العالمین ہمیں احکامِ شرع کی پاسداری کرنے کی توفیق دے، آمین!

دُعا

اے اللہ! ہمیں لوگوں کے گھروں میں جھانکنے، اور انہیں تکلیف دینے سے محفوظ فرما، گھر وغیرہ میں آنے جانے کے آداب اور اجازت لینے کے اَحکام پر عمل

کی توفیق عطا فرما، کسی کی غیبت یا جاسوسی کرنے، اور ٹوہ میں لگنے سے محفوظ فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی، بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوشی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیَرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل

وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.